Regd No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم شنبہ ۳۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۸ ھجری

فی پرچہ ۱/

جلد ۳	۲۴ تبوک ۱۳۲۸ ہش	۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۲۰

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۳ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پیچش کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ ام متین سلمہا بعض عوارض کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ نقاہت زیادہ ہو گئی ہے احباب سے درخواست ہے کہ وہ سیدہ موصوفہ کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کو آج دل کا حملہ پھر ہوا جس سے ضعف اور گھبراہٹ بار بار محسوس ہوتی رہی۔ احباب نواب صاحب کی صحت کاملہ کیلئے دعا جاری رکھیں۔

الحمد للہ! عبد السلام صاحب مہتہ بری ہو گئے

لاہور ۲۳ ستمبر۔ مکرم حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رقمطراز ہیں:۔

"جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے قادیان میں عبد السلام صاحب مہتہ پسر مخزمی بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کے خلاف پرمٹ کے قانون کے ماتحت مقدمہ چل رہا تھا۔ آج قادیان سے بذریعہ تار و فون اطلاع ملی ہے کہ مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے اور وہ بری قرار دیئے گئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اب دوسرا مقدمہ جو اللہ رکھا نے پچیس درویشوں کے خلاف دائر کر رکھا ہے ۵ ستمبر کو پیش ہونے والا ہے۔ احباب اس کے متعلق بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامیابی عطا فرمائے اور آئندہ بھی حافظ و ناصر رہے۔"

کرم گڑھی پراجیکٹ کی تعمیر

پشاور ۲۳ ستمبر حکومت سرحد کے دکن شعبۂ مالی میاں جعفر شاہ نے بتایا کہ کرم گڑھی پروجیکٹ کی تعمیر پر ایک کروڑ روپیہ خرچ آئیگا۔ اس کے ہیڈ ورکس سے ایک نہر نکالی جائیگی جو ضلع بنوں کے ہزاروں ایکڑ رقبہ کو سیراب کرے گی۔

دنیا بھر کے اعلیٰ فوٹوؤں کی نمائش

کراچی ۲۳ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ پاکستان فوٹوگرافک سوسائٹی کے زیر اہتمام کراچی میں دنیا بھر کی فوٹوگرافی کے شاہکاروں کی نمائش منعقد ہو گی۔ غالب قیاس ہے کہ یہ نمائش اپریل ۱۹۵۰ء کے پہلے پندرھواڑہ میں منعقد ہو گی۔ اس کی تیاری ابھی سے شروع ہو گئی ہے۔ سرکردہ فوٹوگرافک سوسائٹیوں کو دعوت نامے ارسال کئے جا رہے ہیں۔ تاکہ وہ اپنے اپنے ملک کے دس دس بہترین فوٹوؤں کے سیٹ ارسال کریں۔ ان فوٹوؤں کے بھیجنے کی آخری تاریخ یکم جنوری ۱۹۵۰ء مقرر ہوئی ہے۔

ہندوستان پر امریکہ و برطانیہ سے مل کر تبت کے الحاق کا الزام

لندن ۲۳ ستمبر۔ پیکنگ ریڈیو نے یہ الزام پھر دوہرایا ہے کہ ہندوستان امریکہ اور برطانیہ مل کر تبت کے الحاق کے متعلق سازشیں کر رہے ہیں۔ اس الزام میں کہا گیا ہے کہ چین کی کمیونسٹ پارٹی کے پاس اس الزام کے جواز میں ناقابل تردید ثبوت موجود ہیں۔ اس فتنہ ری الزام میں پنڈت نہرو کو چیلنج دیا گیا ہے کہ وہ ثابت کریں کہ انہوں نے اس الحاق کی سازش کیلئے تبت کے دار الحکومت میں اپنے ایجنٹ نہیں بھیجے تھے۔

امریکہ کی جہاز رانی کی کانفرنس نے چاٹ گام کو باقاعدہ بندرگاہوں کی فہرست میں شامل کر لیا ہے

کراچی ۲۳ ستمبر۔ ایک تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ امریکہ میں جہاز رانی کی کانفرنس نے چاٹ گام کی بندرگاہ کو باقاعدہ بندرگاہوں کے زمرے میں شامل کر دیا ہے جہاں جہاز آکر باقاعدہ ٹھہر سکتے ہیں۔ اور یہاں آنے والے جہازوں پر جو ۲۵ فیصدی زائد کرایہ لگایا گیا تھا اسے منسوخ کر دیا گیا ہے۔ یہ زائد کرائے کی پابندی اس جھوٹے پروپیگنڈے کی بنا پر لگائی گئی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ ۳۱ جولائی کو جو جہاز خشکی پر چڑھ گیا تھا اس سے جہازوں کیلئے خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اب چاٹ گام کی بندرگاہ میں دو اور لنگرگاہیں بنا دی گئی ہیں جن میں ایک نے ۱۴ اگست سے کام شروع کر دیا تھا اور دوسری نے اس مہینے کی ۲۰ تاریخ سے کام انجام دینا شروع کر دیا ہے اور اب بر وقت نو دس جہاز بخوبی چاٹ گام میں لنگر انداز ہو سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ تقسیم کے وقت صرف چار جہاز بمشکل لنگر انداز ہو سکتے تھے۔ اس کے علاوہ جہازوں کے متعلق ایسے انتظامات کر دیئے گئے ہیں جن سے سامان اتارنے کے سلسلے میں بہت زیادہ آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔

کراچی

کراچی ۲۳ ستمبر۔ آج پاکستان کی مرکزی کپاس کمیٹی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر خوراک نے بتایا کہ مغربی پنجاب کے محکمہ زراعت نے ایک "لسانی" نام کی کپاس پیدا کی ہے جس کا دھاگہ ۷۰ بلوں میں کاتا جا سکتا ہے۔

ڈیوٹی بیس۲۰ فی صدی کم

کراچی ۲۳ ستمبر۔ ہندوستانی خام اشیاء کا مقابلہ کرنے کے لئے پاکستان نے پٹ سن اور روئی پر جو ڈیوٹی لگا رکھی تھی۔ حکومت پاکستان نے اس میں ڈالر کے علاقے کو جانے والے مال پر بیس۲۰ فیصدی کی کمی کر دی ہے۔

لاہور اور جالندھر کے درمیان چلنے والی بس کا پروگرام

لاہور ۲۳ ستمبر۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق ڈپٹی کمشنر لاہور اور پاکستانی ڈپٹی ہائی کمشنر مقیم جالندھر (ہند) کے زیر اہتمام مسافر بس لاہور سے جالندھر کو ہر پیر بدھ اور جمعہ کو چلا کرے گی اور جالندھر سے لاہور کو منگل جمعرات اور ہفتہ کے دن واپس آیا کرے گی جمعرات کو اس کا جالندھر سے لاہور کو آنا اس شرط پر ہوگا کہ ڈپٹی ہائی کمشنر کو بس سے متعلق کوئی اور کام نہ ہو۔

بمبئی میں ۳۲ گھنٹے کے اندر اندر ۲۸ انچ بارش

آمد و رفت میں تعطل۔ سات مقامات پر آتشزدگی

بمبئی ۲۳ ستمبر۔ گذشتہ تین گھنٹوں کے اندر اندر بمبئی کے چالیس لاکھ شہریوں کو ۲۸ انچ بارش کے خطرناک اثرات سے دو چار ہونا پڑا۔ گذشتہ ۲۹ سال میں ایسے طوفان کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ صرف ۱۹۳۰ء میں دس گھنٹے کے اندر اندر ساڑھے دس انچ بارش ہوئی تھی۔ چنانچہ سرکاری دفاتر بند رہے۔ سارا ٹریفک کلیۃً معطل رہا۔ سات مقامات پر آگ لگی۔ ایک مکان گرنے سے ایک شخص ہلاک اور چھ زخمی ہوئے حکومت کے ایک غذائی گودام کو بھی نقصان پہنچا اور فائر بریگیڈ والے سارا دن مصروف کار رہے۔ بمبئی گیس کمپنی کی مشینری کے گرد پانی جمع ہو گیا جس کی وجہ سے گیس کی بہم رسانی مشکل ہو گئی۔

دوکانوں کے کھڑوں اور فٹ پاتھوں پر پڑے رہنے والے خانماؤں کی جان پر بنی رہی۔ جی آئی پی اور بی بی اینڈ سی۔ آئی ریلوے کی طویل لائنیں زیر آب رہیں۔ نہ صرف بمبئی سے چلنے والی گاڑیاں رکیں بلکہ باہر سے آنے والیوں کو بھی باہر روکنا پڑا۔ لمبے فاصلے کی گاڑیوں کے پروگرام منسوخ کر دیئے گئے۔

ایک تازہ ترین اطلاع کے مطابق کراڑے کی بجلی گھر پر بجلی گری۔ بحیرہ عرب سے خلیج بنگال تک ۲۰۰ میل لمبے علاقے میں ۴۸ گھنٹے بارش ہوتی رہی۔ رتنا گری میں ۱۴ انچ۔ بیجا پور میں ۶ انچ۔ شولاپور اور ڈھونڈ کے درمیان ۷ انچ میں ۵ انچ اور گلبرگہ میں ۲۸ انچ بارش ہوئی۔

بھک منگے دھر لئے گئے

کراچی ۲۳ ستمبر۔ کل سارا دن کراچی پولیس نے بھک منگوں کے خلاف مہم جاری رکھی۔ شہر کے مختلف حصوں سے متعدد بھک منگوں کو پکڑا گیا۔

غلام محمد آف لونڈ خور کراچی میں

کراچی ۲۳ ستمبر صوبہ سرحد کی عوامی لیگ کے جنرل سیکرٹری خان غلام محمد خاں آف لونڈ خور کل لاہور سے کراچی پہنچے۔ انہوں نے ایک اخباری نمائندہ سے انٹرویو کے دوران میں بتایا کہ عوامی لیگ کے قریباً پچاس لیڈر اس وقت صوبہ سرحد کی جیلوں میں ہیں۔ آپ نے کہا کراچی میں میری آمد کا مقصد دار الحکومت والوں پر یہ آشکار کرنا ہے کہ صوبہ سرحد میں شہری آزادی کا نام کس قدر بدنام ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کواپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

تعلیم الاسلام کالج کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

"ساری دنیا میں صرف قادیان ہی ایک ایسا مقام ہے جہاں وہ لوگ جو دین کے نگران ہیں وہ تو حاکم ہیں۔ لیکن انگریزی دان اور پروفیسران ان کے ماتحت ہیں۔ یہ ایک ایسی امتیازی خصوصیت ہے جو دنیا میں کسی اور مقام کو حاصل نہیں۔ پس جہاں سوسائٹیوں اور جماعتوں کا مقصد اوّل یہ ہوتا ہے کہ یورپ کے فلسفہ پر اسلام کی فوقیت ثابت کریں۔ وہاں ہماری جماعت کا مقصد اوّل یہ ہے کہ خدا اور اس کے رسول کی حکومت دنیا میں قائم کرے اور یورپ کے فلسفہ کا جھوٹا ہونا ثابت کرے۔ اس لئے ہماری ہدایت کے ماتحت جو پروفیسر کام کریں گے۔ درحقیقت وہی ہیں جو یورپ کے پیدا کردہ شبہات کا ازالہ کریں گے"

(منقول از الفضل ۱۳ مئی ۱۹۵۰ء)

نوٹ:۔ داخلہ ۹ ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک جاری رہے گا۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

قادیان ہمارا ہے

ہر احمدی جب بھی اس کے دل میں قادیان کی محبت جوش کرتی ہے بلکہ بعض اوقات یونہی بیٹھے بیٹھے اگر قادیان کا نام اس کے ذہن میں آتا ہے تو وہ بے اختیار کہہ اٹھتا ہے کہ قادیان ہمارا ہے اور انشاء اللہ ہم اسے لے کر رہیں گے۔ لیکن کیا وہ صرف منہ سے کہہ دینے سے کامیابی ہو سکتی ہے؟

کسی مقصد کے حصول میں کامیابی کے لئے قربانی اشد ضروری چیز ہے۔ آپ سے صرف اس قدر مطالبہ کیا گیا تھا کہ اپنی کل جائیداد کی قیمت کا ایک فیصدی یا ایک ماہ کی آمد دونوں سے جو زیادہ ہو بطور چندہ حفاظت مرکز ادا فرمائیں۔ براہ مہربانی اپنے چندوں کی پڑتال کر کے دیکھیں کہ آپ نے اپنا وعدہ سو فیصدی ادا فرما دیا ہے۔ اگر نہیں تو اب ادا فرمائیں۔

نظارت بیت المال ربوہ

تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کا آخری وقت قریب آگیا

کیا آپ وعدہ پورا کرنے والوں میں آخری آدمی بننا پسند کریں گے؟

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"تمہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے ہو اگر تم کسی وجہ سے پہلے حصہ لینے والوں میں نہیں آسکتے تو کوشش کرو کہ درمیانی درجہ تمہیں میسر آجائے اگر تم درمیان میں بھی شامل نہ ہو سکے تو اس کے بعد جس قدر جلد ہو سکے نیکی میں حصہ لے لو اور کم سے کم تم یہ کوشش کرو کہ تم آخری آدمی مت ہو"

مجاہدین تحریک! وعدوں کی ادائیگی کا آخری وقت قریب آرہا ہے۔ آپ کی موعودہ رقم کا انتظار ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

نائب وکیل المال تحریک جدید

ضروری اعلان

عتیق الرحمن صاحب نے چنیوٹ سے ایک ٹریکٹ "پیام سعید" شائع کیا ہے جس میں حوالوں کو کانٹ چھانٹ کر پیش کیا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے۔ کہ پبلک کو مغالطہ میں ڈال کر جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال پیدا کیا جائے۔ جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اگر ان کے علاقہ میں یہ ٹریکٹ پہنچا ہو تو مہربانی کر کے ہمیں مطلع فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعاء کی حقیقت

"دعا بڑی چیز ہے۔ افسوس! لوگ نہیں سمجھتے وہ کیا ہے، بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر دعا جس طرز اور حالت پر مانگی جائے ضرور قبول ہو جانی چاہیئے۔ اس لئے جب وہ کوئی دعا مانگتے ہیں اور پھر وہ اپنے دل میں حاجی ہوئی صورت کے موافق اس کو پورا ہوتے ہوئے نہیں دیکھتے تو مایوس اور نا امید ہو کر اللہ تعالیٰ سے بدظن ہو جاتے ہیں حالانکہ مومن کی یہ شان ہونی چاہیئے کہ اگر بظاہر اسے اپنی دعا میں مراد حاصل نہ ہو تب بھی نا امید نہ ہو کیونکہ رحمت الٰہی نے اس دعا کو اس کے حق میں مفید نہیں قرار دیا۔ دیکھو بچہ اگر ایک آگ کے انگارہ کو پکڑنا چاہے تو ماں دوڑ کر اس کو پکڑے گی بلکہ اگر بچہ کی اس نادانی پر ایک تھپڑ بھی لگا دے تو کوئی تعجب نہیں اسی طرح مجھے تو ایک لذت اور سرور آجاتا ہے جب میں اس فلسفہ دعا پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ علیم و خبیر خدا جانتا ہے کہ کونسی دعا مفید ہے۔

مجھے بارہا افسوس آتا ہے جب لوگ دعا کے لئے خطوط بھیجتے ہیں اور ساتھ ہی لکھ دیتے ہیں کہ اگر یہ دعا قبول نہ ہوئی تو ہم جھوٹا سمجھ لیں گے آہ! یہ لوگ آداب دعا سے کیسے بے خبر ہیں نہیں جانتے کہ دعا کرنے والے اور کرانے والے کے لئے کیسی شرائط ہیں اس سے پہلے کہ دعا کی جائے بدظنی کا شکار ہو جاتے ہیں اور اپنے ماننے کا احسان جتانا چاہتے ہیں اور نہ ماننے اور تکذیب کی دھمکی دیتے ہیں۔ ایسا خط پڑھ کر مجھے بدبو آجاتی ہے اور مجھے خیال آتا ہے کہ اس سے بہتر تھا کہ یہ دعا کیلئے خط ہی نہ لکھتا۔

میں نے کئی بار اس مسئلہ کو بیان کیا ہے اور پھر مختصر طور پر سمجھاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے دوستانہ معاملہ کرنا چاہتا ہے۔ دوستوں میں ایک سلسلہ تبادلہ کا رہتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے بندہ میں بھی اسی کا رنگ کا ایک سلسلہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبادلہ یہ ہے کہ جیسے وہ اپنے بندے کی ہزار دعاؤں کو سنتا اور مانتا ہے اور اس کے عیبوں پر پردہ پوشی کرتا ہے۔ باوجودیکہ وہ ایک ذلیل سے ذلیل ہستی ہے لیکن اس پر فضل و رحم کرتا ہے۔ اسی طرح اس کا حق ہے کہ یہ خدا کی بھی مانے۔ یعنی اگر کسی دعا میں اپنے منشاء اور مراد کے موافق ناکام رہے تو خدا سے بدظن نہ ہو بلکہ اپنی اس نامرادی کو کسی غلطی کا نتیجہ قرار دے کر اللہ تعالیٰ کی رضا پر انشراح صدر کے ساتھ راضی ہو جائے اور سمجھے کہ میرا مولیٰ یہی چاہتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات الآیہ خوف سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ڈر ہی ڈر ہے انجام اچھا ہے۔ اسی سے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

پھر الجوع فقر و فاقہ تنگ کرتا ہے۔ بعض وقت ایک کرتہ پھٹ جائے تو دوسرے کی توفیق نہیں ملتی۔

جوع کا لفظ رکھ کر عطش کا لفظ چھوڑ دیا ہے کیونکہ یہ جوع میں داخل ہے۔

نقص من الاموال بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ چور لے جاتے ہیں اور اتنا بھی نہیں چھوڑ جاتے کہ صبح کی روٹی کھا سکیں۔ سوچو کس قدر تکلیف اور آفت کا سامنا ہوتا ہے۔ پھر جانوں کا نقصان ہے بچے مرنے لگ جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک بھی نہیں رہتا جانوں کے نقصان میں یہ بات داخل ہے کہ خود تو زندہ رہے اور عزیز و متعلقین مرتے جاویں کیسی قدر صدمہ ایسے وقت میں ہوتا ہے

ہمارا تعلق اپنے دوستوں سے اس قدر ہے کہ جس قدر دوست ہیں اور ان کے اہل و عیال ہیں گویا ہمارے ہی ہیں۔ کسی عزیز کے جدا ہو جانے سے اس قدر رنج ہوتا ہے کہ جیسے کسی کو اپنے عزیز سے عزیز اولاد کے مر جانے کا ہوتا ہے۔ ثمرات میں اولاد بھی داخل ہے اور محنتوں کے بعد آخری کامیابیں بھی مراد ہیں ان کے ضائع ہونے سے بھی سخت صدمہ ہوتا ہے۔ امتحان دینے والے اگر کبھی فیل ہو جاتے ہیں تو بارہا دیکھا گیا ہے کہ وہ خودکشیاں کر بیٹھتے ہیں....

غرض اس قسم کے ابتلاء جن پر آئیں پھر اللہ تعالیٰ ان کو بشارت دیتا ہے فبشر الصابرین الآیہ یعنی ایسے موقع پر جبر کے ساتھ برداشت کرنے والوں کو خوشخبری اور بشارت ہے کہ جب ان کو کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون یاد رکھو کہ خدا کا خاص بندہ اور مقرب تب ہی ہوتا ہے کہ ہر مصیبت پر خدا ہی کو مقدم رکھے۔ غرض ایک وہ حصہ ہوتا ہے جس میں خدا اپنی منواتا ہے۔" (تصنیفات سلسلہ احمدیہ)

تقرر سیکرٹری مال

جماعت سرشمیر روڈ ضلع لائلپور کیلئے چوہدری عبدالرحمن صاحب کو جماعت کے انتخاب پر سیکرٹری مال ۳۰ اپریل ۱۹۵۱ء تک مقرر کیا جاتا ہے۔

ناظر بیت المال

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور

۲۴ ستمبر ۱۹۴۹ء

صحت

آجکل یہاں ہفتہ صحت منایا جا رہا ہے صحت عامہ کا سوال ایک نہایت اہم قومی سوال ہے۔ موجودہ تہذیب کی پیچ در پیچ مصروفیتوں نے صحت عامہ کا معیار بہت حد تک گرا دیا ہے۔ آجکل کا شہری ماحول میں زندگی بسر کرنے والا انسان باوجود حفظان صحت کے اصولوں کی پابندی کرنے کے اپنی صحت بدن کو قائم نہیں رکھ سکتا۔ بعض کام تو ایسے ہیں کہ ان کو کرنے والے انسان کبھی فارغ ہی نہیں ہوتے۔ یہاں تک کہ ان کے فرصت کے لمحے بھی جو عوام کی نظروں میں تفریح و تفنن نظر آتے ہیں دماغی محنت میں گزرتے ہیں۔ ایک تاجر ایک سیاسی راہنما ایک حکومت کا ذمہ دار رکن بظاہر شاندار بڑی اعلےٰ زندگی بسر کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ لیکن اگر اسکو نزدیک سے مطالعہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ دن رات کے آٹھ پہر میں اسے ذرا بھی چین نصیب نہیں ہوتا۔ تاجر کو دن رات کی فکر کھائے جاتی ہے۔ سیاسی رہنما اپنی پارٹی اور مخالف پارٹیوں کے متعلق ہر وقت سوچنے کے لئے مجبور ہوتا ہے۔ اور پھر ذمہ دار اعلےٰ افسر اپنے محکمہ کے غم و فکر میں مبتلا رہتا ہے۔

السٹریٹڈ ویکلی بمبئی میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے "بیمار لوگ دنیا کی رہنمائی کر رہے ہیں"۔ اس مقالہ میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس وقت دنیا کے بڑے بڑے لیڈر مثلاً سٹیفورڈ کرپس۔ بیون۔ ایٹلی۔ امریکی جنرل مارشل۔ روسی سٹالین سب کے سب کسی نہ کسی دائمی بیماری میں مبتلا ہیں۔ سرطان کی بیماری اکثر برسراقتدار لیڈروں کو جن کے کندھوں پر بڑی بڑی حکومتوں کی ذمہ داریوں کا بوجھ ہے لگی ہے۔ مسٹر بیڈل سمتھ مسٹر باب لیویٹ۔ اور مسٹر ڈین ایچی سن سب اس کے شکار ہیں۔ اس مقالہ میں اور بھی بڑے بڑے لیڈروں کے نام گنائے گئے ہیں۔ جو مہلک بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ یہ تو ان لوگوں کا حال ہے۔ جن کو ہر قسم کی آسائشیں اور سہولتیں حاصل ہیں۔ جن کو طبی امداد فوری طور پر مہیا ہو سکتی ہے۔ جو بڑی بڑی صاف ستھری کوٹھیوں صحت افزا محلوں میں رہائش رکھتے ہیں۔ فورڈ جو دنیا کا سب سے زیادہ دولتمند انسان تھا۔ اس کے متعلق مشہور ہے۔ کہ وہ کھانا ہضم نہیں کر سکتا تھا اس کو کبھی معمولی انسان جتنا کھانا بھی نصیب نہیں ہوا تھا۔

دنیا کے بڑے بڑے شہروں میں دیکھیں تو بڑے بڑے تاجر آپ کو زندگی کے راستہ میں رینگتے ہوئے نظر آئیں گے۔ وہ لوگ جو لمحوں میں لاکھوں کروڑوں کے سودے چکاتے ہیں سسکتی ہوئی زندگیوں کو گھسیٹتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ دن کو بھی ٹیکوں کے سہارے وقت گزرتا ہے۔ اور راتیں بھی کروٹیں بدلتے گزرتی ہیں۔ انہوں نے مستقل ڈاکٹر رکھے ہوئے ہیں جو خواب آور دوائیں تجویز کرتے ہیں مگر نیند ہے کہ نہیں آتی۔

کسی مغربی دانشمند کا قول ہے کہ تہذیب بذات خود ایک بیماری ہے۔ ڈاکٹر حکیموں اور ویدوں کی کثرت بتاتی ہے۔ کہ تمام دنیا ایک بڑا ہسپتال بن چکا ہے۔ جدھر بھی نظر اٹھاؤ۔ زرد اندر دھنسے ہوئے بیمار چہرے نظر آئیں گے

جب بڑے بڑے دولتمندوں کا یہ حال ہے۔ کہ وہ اپنی صحت قائم نہیں رکھ سکتے۔ تو اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو تنگ و تاریک کوچوں اور غیر مکتفی کوٹھڑیوں میں زندگی گزار رہے ہیں۔ ان کی کیا حالت ہوگی۔ خاصکر ان شہروں میں جہاں زندگی کی رفتار معمول سے تیز ہو چکی ہے۔ اور جہاں ہر متنفس اپنے جسم اور روح کا تعلق قائم رکھنے کے لئے دن رات نہ صرف جسمانی محنت کرتا ہے۔ بلکہ جسکو ماحول کی نامساعدت کی تلخیاں بھی ذہنی کوفت کی صورت میں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔

الغرض موجودہ تہذیب نے تمام دنیا کو بیماریوں کا ایک گھر بنا دیا ہے۔ شہروں میں رہنے والوں کا تو کیا ذکر باہر دیہات کی کھلی فضا میں رہنے والے بھی پوری صحت مندی کا دعوے نہیں کر سکتے۔ شائد اس میں کسی قدر مبالغہ نظر آئے۔ لیکن اگر ہم گھر گھر پھر کر صحیح حالات معلوم کریں۔ تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ اس میں ذرا بھی مبالغہ نہیں۔

اس کی وجوہات کچھ بھی ہوں۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ آج کا کوئی انسان معیاری صحت کا دعوے نہیں کر سکتا۔ بے شک حفظان صحت کے لئے بہت کچھ کیا جاتا ہے۔ اور بیماریوں کا مقابلہ کرنے کے بڑے بڑے طریقے بھی ایجاد کئے جا رہے ہیں۔ لیکن جتنی طب اور جراحی میں ہم ترقی کرتے جاتے ہیں۔ اتنا ہی نئی نئی بیماریوں کا بھی خروج ہو رہا ہے

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ نئی نئی بیماریوں کا خیال غلط ہے۔ دراصل بات یہ ہے۔ کہ یہ بیماریاں پہلے ہی دنیا میں موجود تھیں۔ مگر چونکہ ذرائع علم محدود تھے۔ اس لئے ان کی پہچان نہیں ہو سکتی تھی۔ اب چونکہ بعض بیماریوں کو پہچان لیا گیا ہے۔ اس لئے خیال کیا جاتا ہے کہ یہ بیماریاں نئی نئی پیدا ہوئی ہیں۔ یہ خیال درست ہے یا نا درست مگر حقیقت یہ ہے کہ خواہ یہ بیماریاں پہلے بھی دنیا میں موجود ہونگی۔ لیکن آجکل تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سب بیماریوں نے مشورہ کرکے اسی زمانہ میں پھوٹنے کا تہیہ کر لیا ہے۔

خیر بات یہ ہے کہ اس زمانے میں انسان کا صحت بحال رکھنا بہت مشکل کام ہو گیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ عالمی پیمانہ پر صحت کے قیام کی مہم جاری کی گئی ہے۔ اب یہ کام اتنا مشکل ہو گیا ہے۔ کہ ایک تنہا انسان تو کیا ایک چھوٹی موٹی قوم بھی بیماریوں کے حملہ کا مقابلہ تن تنہا نہیں کر سکتی۔ اور چونکہ یہ ایک عالمگیر سوال بن گیا ہے۔ اس لئے اس کا جواب بھی عالمگیر پیمانہ پر ہی دیا جا سکتا ہے۔

یہاں جو ہفتہ صحت منایا جا رہا ہے اسی ضمن میں منایا جا رہا ہے۔ ہر زندہ اور زندہ رہنے کی خواہش رکھنے والے انسان کا فرض ہے کہ اس میں پوری پوری دلچسپی لے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ ہفتہ قریب الاختتام ہے۔ لیکن لاہور میں جس دھوم دھام سے اسکو منانا چاہیئے تھا اس دھوم دھام کے منانے کے کوئی آثار نہیں ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کی پیشگوئی

شیعوں کے ہفتہ وار اخبار "درنجف" میں ایک صاحب نے ڈاکٹر عبدالحکیم خان اسسٹنٹ سرجن ریاست پٹیالہ (مرتد احمدیت) کی پیشگوئی کے متعلق ایک لمبا چوڑا مضمون شائع کیا ہے۔ مضمون نگار نے اس میں تمام باتیں جمع کر دی ہیں۔ مگر ایک ہی وہ بات درج نہیں کی۔ جس سے اس کا تمام فریب کھل جاتا تھا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ڈاکٹر مذکور نے ایک بار نہیں بلکہ کئی بار اپنی پیشگوئی کے الفاظ بدلے۔ اور اس کی آخری صورت یہ تھی۔

مرزا ۲۱ ساون سمت ۱۹۶۵ (۴ اگست ۱۹۰۸ء)
کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائیگا
(اہلحدیث ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ)

اب اس کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب کا فیصلہ ملاحظہ ہو:۔

"ہم خدا لگتی کہنے سے رک نہیں سکتے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے یعنی چودہ ماہ پیشگوئی کر کے مرزا کی موت کی تاریخ مقرر نہ کر دیتے۔ جیسا کہ انہوں نے کیا۔ چنانچہ ۱۵ مئی کے اہلحدیث میں ان کے الہامات درج ہیں۔ کہ ۲۱ ساون یعنی ۴ اگست ۱۹۰۸ء کو مرزا مرے گا تو آج وہ اعتراض نہ ہوتا۔ جو معزز ایڈیٹر پیسہ اخبار نے ۲۷ کے روزانہ پیسہ اخبار میں ڈاکٹر صاحب کے اس الہام پر چھپا ہوا کیا ہے۔ کہ "۲۱ ساون" کی بجائے "۲۱ ساون تک" ہوتا۔ تو خوب ہوتا۔ غرض سابقہ پیشگوئی رسالہ اور چودہ ماہیہ کو اسی اجمال پر چھوڑے رہتے۔ اور ان کے بعد میعاد کے اندر تاریخ کا تقرر نہ کر دیتے۔"

(اہلحدیث ۱۲ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۷)

یہ اس شخص کا فیصلہ ہے۔ جس نے تمام عمر احمدیت کی مخالفت کی ہے۔ اور مخالفت کی حالت میں فوت بھی ہوا کیا اس سے بہتر ثبوت کہ ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی کوئی اور ہو سکتا ہے فتدبروا

باقی رہی مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی ڈاکٹر مذکور کے خلاف تو اس کے حرف بحرف پورا ہونے کا ثبوت یہ ہے۔ کہ آج مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والے دنیا کے ہر ملک میں پائے جاتے ہیں۔ اور ڈاکٹر کا نام لینے والا اور اسکو ملہم ماننے والا پردہ زمین پر ایک بھی موجود نہیں۔ کیا خود مضمون نگار صاحب ان کے الہام انک لمن المرسلین پر ایمان لاتے ہیں؟ کیا زمانہ نے ثابت نہیں کر دیا۔ کہ کون صادق تھا۔ اور کون کاذب؟

"رب فرق بین صادق وکاذب
انت تری کل مصلح وصادق"
(الہام مسیح موعود علیہ السلام)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا۔ وہ اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کر رہا

صنو رضلع لاہ[illegible]

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود)

جرمنی میں تبلیغ اسلام

یونیورسل لیگ میں تقریر۔ پریس میں احمدی مبلغ کا ذکر۔ تربیتی اجلاس

(رپورٹ کارگذاری ہیمبرگ مشن بابت ماہ اگست ۱۹۴۹ء)

(از مکرم چودھری عبد اللطیف انچارج جرمن مشن)

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے جرمنی میں تبلیغ اسلام کے کام میں وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ تقاریر اور ملاقاتوں کے نتیجہ میں بفضلہ تعالےٰ اسلامی تعلیمات کے متعلق لوگوں میں دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ پریس میں احمدیت کا ذکر اور چرچا ہونا شروع ہو گیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" مغربی ممالک میں پورا ہوتا دیکھ کر ہمارے قلوب ایمان اور عرفان سے پُر ہیں۔ مخالف حالات میں احمدیت کی بڑھتی ہوئی ترقی اسلام کی صداقت کا روشن ثبوت ہے۔ خاکسار تبلیغ اور تربیت کے کام میں خدا تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق کے ماتحت ماہِ زیر رپورٹ میں بدستور مصروف رہا۔ ذیل میں مختصر طور پر رپورٹ کارگذاری احباب کے ملاحظہ کے لئے درج ہے۔

یونیورسل لیگ کے زیر انتظام خاکسار کی تیسری تقریر

یونیورسل لیگ کے زیر انتظام خاکسار کی ۱۸ راگست کو "اسلام میں عورت کا درجہ" کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ حاضری اس دفعہ بفضلہٖ تعالیٰ ۷۰ افراد سے کچھ زائد تھی۔ چار پریس کے نمائندگان بھی موجود تھے۔ خاکسار نے ۵۰ منٹ تک تقریر کی۔ جس میں عورت کے درجہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اسلام سے قبل عورت کی عرب میں خستہ حالی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے وجود کو بطور رحمت للعالمین پیش کیا۔ اس بات پر زور دیا۔ کہ اسلام میں مرد و عورت کے حقوق مساوی ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے عورت کے ساتھ نیک سلوک پر خاص طور پر زور دیا ہے۔ اس بارہ میں قرآنی آیات اور احادیث کو پیش کیا۔ پھر تفصیلاً احکام نکاح۔ شادی۔ وراثت میں عورت کے حقوق۔ تعدد ازدواج اور پردہ کی فلاسفی۔ ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔ نیز خاکسار نے اس بارہ میں اسلامی تعلیمات کا بائیبل کی تعلیمات سے موازنہ کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات کی برتری کو ثابت کیا۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ آج بائیبل کی تعلیمات پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ تقریر کے بعد دیر تک سوالات کا دلچسپ سلسلہ جاری رہا۔ تقریر بفضلہٖ تعالےٰ ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ ہیمبرگ کے تین روزانہ اخبارات Hamburge Echo اور Freie presse "Hamburger Welt" اور Abendblatt نے اس

مورخہ ۲۰ راگست میں تقریر کے مختلف نوٹ شائع کئے۔ اول الذکر اخبار کے نوٹ کا ترجمہ احباب کے ملاحظہ کے لئے درج ذیل ہے۔

عورت اسلام میں

"جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ عبد اللطیف انچارج احمدیہ مسلم مشن نے اسلام میں عورت کا درجہ بیان کرتے ہوئے بیان کیا۔ جبکہ اس نے ایک دلچسپ حاضرین کی مجلس میں اس موضوع پر تقریر کی۔ مقرر نے اسلامی تعلیمات کا پولوس رسول کی بیان کردہ تعلیمات سے موازنہ کرتے ہوئے بیان کیا کہ اسلام میں بخلاف عیسائیت کے عورت اور مرد کا درجہ مساوی ہے۔ خصوصاً عبد اللطیف کے تعدد ازدواج کے بارہ میں دلائل دلچسپ تھے۔ قرآن نے خاص حالات کے پیش نظر اسکی اجازت دی ہے، اور ایک سے زائد شادیاں اخلاقی پستی کو محفوظ کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ لیکن خاوند کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ تمام بیویوں سے ہر لحاظ سے مساوی سلوک روا رکھے۔ اور سب کو مساوی حقوق دے۔ تمام مسلمان آج اسلامی تعلیمات کے مطابق عمل نہیں کرتے۔ مقرر نے تقریر کے بعد سوالات کے جوابات بھی بیان کئے۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں بھی ایک فرستادہ کو مبعوث کیا ہے۔

پریس میں احمدیت کا ذکر

یہاں کے ایک مشہور روزانہ اخبار "Die Welt" میں خاکسار کا ایک انٹرویو ۲۰ راگست کی اشاعت میں میرے فوٹو کے ساتھ شائع ہوا۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"پہلا مبشر اسلام"

"اسلام جرمنی کا آئندہ مذہب ہے۔ اس زمانہ کے فرستادہ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان کیا ہے۔ کہ ۳۰۰ سال کے عرصہ میں اسلام اکناف عالم میں پھیل جائیگا۔ اس طرح مسٹر عبد اللطیف نے ہمارے دریافت کرنے پر بیان کیا۔ وہ ہیمبرگ میں اسلام کا پہلا مبشر ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے جس کی حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان میں ۱۸۸۹ء میں بنیاد رکھی۔ یہاں بھجوایا گیا ہے۔ عبد اللطیف نے اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔ تعلیم سے فارغ ہونے پر ۳۰ سال کی عمر میں ۱۹۴۵ء میں اس نے تبلیغ کے کام کو سرانجام دینے کے لئے یورپ کا سفر اختیار کیا۔ اور انگلستان سوئٹزرلینڈ ہالینڈ میں قیام کیا۔ اس سال جنوری سے وہ ہیمبرگ میں مقیم ہے۔ اور اس وقت سے یہاں اپنی ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ کام کر رہا ہے۔ وہ جرمنی کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتا ہے۔ پاکستان اور ہندوستان کے جدا ہونے پر جماعت احمدیہ اور اس کے خاندان کو اپنے مرکز کو عارضی طور پر چھوڑنا پڑا۔ تشدد اور مشکلات اسلام کی فتح میں اس کے مصمم یقین کے مطابق حائل نہیں ہو سکتیں۔ اس نے عید الفطر کے موقع پر اپنے خطبہ میں اپنے جرمن احمدی ممبران کے سامنے حضرت امیر المومنین کے مندرجہ ذیل الفاظ پیش کئے۔

"میں اس یقین پر قائم ہوں۔ کہ چند ایسے افراد کے ذریعہ جو جرمن میں اسلام کو ایک زندہ مذہب سمجھتے ہوئے قبول کریں گے۔ جرمنی دنیا میں ممتاز حیثیت اور جگہ جس کی وہ ہر طرح مستحق ہے حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکیگا۔"

تربیتی اجلاس

ماہ زیر رپورٹ میں ہفتہ وار تربیتی اجلاس بھی بفضلہ تعالےٰ باقاعدگی سے جاری رہے۔ جن میں احباب جماعت شامل ہوتے رہے۔ خاکسار نے اپنی تربیتی تقاریر میں اسلام اور احمدیت کے ایمان افروز واقعات کو پیش کیا۔ احمدیت کی حقیقت پر زور دیا۔ اور اس بات کو بار بار پیش کیا۔ کہ آج احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ یہ اجلاس احباب کی تربیت کے سلسلہ میں بفضلہ تعالےٰ مفید ثابت ہو رہے ہیں۔ تربیت کا کام ایک نازک کام ہے۔ یہ عاجز اس بارہ میں پوری جدوجہد کر رہا ہے۔ احباب سے کامیابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

تربیتی ملاقاتیں

تربیتی اجلاس کے علاوہ خاکسار احباب سے انفرادی ملاقاتیں بھی کرتا رہا۔ چنانچہ ماہِ زیر رپورٹ میں برادرم امیر عبد الرحمٰن صاحب Neuhaus سے دو دفعہ ملاقات کی۔ اپنی احمدی بہن منصورہ سے دو دفعہ ملاقات کی۔ ایک دفعہ وہ خاکسار کو بھی ملنے کے لئے آئیں۔ برادرم عبد الکریم صاحب ڈنکر تین دفعہ ملنے آئے۔ اور تین دفعہ خاکسار ان کے ہاں ملنے کے لئے گیا۔ صادقہ Schneider ایک دفعہ گھر پر ملنے کے لئے آئیں۔

تبلیغی ملاقاتیں

تبلیغی ملاقاتوں کا سلسلہ بھی بفضلہٖ تعالےٰ جاری رہا۔ محکمہ ریڈیو کے ایک افسر مسٹر Wilkens سے تین دفعہ ملاقات کی۔ اور اسلامی تعلیمات کے مختلف پہلوؤں کے متعلق ان سے گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ ایک دوست مسٹر Hansdunger سے "اسلام میں عورت کا درجہ" کی تقریر کے بعد ملاقات ہوئی۔ انہوں نے خاص دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور مزید معلومات حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس وقت سے انہیں خاص طور پر تبلیغ کر رہا ہوں۔ اللہ تعالےٰ انہیں ہدایت نصیب فرمائے۔ ایک اور دوست مسٹر Walterhuntjens سے اپنی میٹنگ میں ملاقات ہوئی۔ یہ دوست یہاں کی ایک علمی سوسائٹی کے رکن ہیں۔ انہوں نے اپنے ہاں خاکسار کو اسلامی تعلیمات کے متعلق تقریر کرنے کی دعوت دی۔ ہیمبرگ یونیورسٹی کے پروفیسر مسٹر الشفیع سے دو دفعہ ملاقات کی۔ اور احمدیت کے متعلق گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ ایک اور دوست مسٹر Robert Tetens سے اسلام اور احمدیت کے متعلق گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ ایک دوست مسٹر Brandes دیر سے زیر تبلیغ ہیں۔ اور ہمارے ساتھ نمازیں ادا کرتے ہیں، اور میٹنگوں میں شوق سے شامل ہوتے ہیں۔ احباب ان کی ہدایت کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں۔ ملٹری گورنمنٹ کے مذہبی امور کے انچارج مسٹر East Wood اپنے چیف کے ہمراہ ملنے کے لئے گھر پر آئے۔ ان دونوں سے اسلام کے متعلق گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ ایک اور دوست مسٹر FredRich سے اسلام کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اسی طرح ایک پریس کا نمائندہ ملنے کے لئے گھر پر آیا۔

درخواست دعا

مختصر طور پر رپورٹ کارگذاری عرض کرنے کے بعد خاکسار پیارے آقا اور احباب کرام سے درخواست کرتا ہے۔ کہ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس ناچیز خدام احمدیت کو تبلیغ احمدیت کے کام کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور وہ دن جلد لائے۔ جبکہ اسلام کا پرچم اکناف عالم میں لہراتا ہوا نظر آئے۔ اور لوگ جوق در جوق حلقہ بگوش احمدیت ہوں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اللّٰھم آمین۔

مرکزی چندہ جات اور انکی ترسیل

کچھ دنوں سے مرکزی چندہ جات کی آمد میں غیر معمولی سستی واقع ہو رہی ہے۔ گو اسکی اور وجوہات بھی ہو سکتی ہیں۔ مگر ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ عہدیداران مال وصول کردہ چندہ کی ترسیل میں اس قدر عجلت سے کام نہیں لیتے۔ جو اس کا حق ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ سکرٹریان مال کی خدمت میں بطور یاددہانی اور تاکیداً گذارش کی جاتی ہے۔ کہ مرکزی ضروریات کا تقاضا ہے۔ کہ رقوم چندہ جات جلد جلد مرکز پہنچتی رہیں۔ تاکہ ضروری اور اہم کاموں میں روپیہ کے نہ ہونے کی وجہ سے تعویق نہ ہو۔ زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کا چندہ اسی ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں ضرور پہنچ جانا چاہیئے۔

(نظارت بیت المال)

مجالس خدام الاحمدیہ آئندہ صدارت کے لئے نام یکم اکتوبر تک دفتر مرکزیہ ربوہ میں بھجوا دیں۔

(منتظم سالانہ اجتماع)

کتاب سنسار دادھارمک اتہاس پر ایک نظر

(۱)

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی امرت سری)

گیانی پرتاپ سنگھ میت جتھیدار اکالی تخت امرتسر نے حسب عادت، اپنی اس کتاب میں سکھ مذہب کی تاریخ بیان کرتے ہوئے مسلمان بادشاہوں اور حکمرانوں کو بھی اندھا دھند کوسا ہے۔ اور ان پر کئی بے بنیاد اور جھوٹے الزام تراشے ہیں۔ ہمیں اس بات کا بے حد افسوس ہے۔ کہ سکھ مصنفین اور مقررین اپنی تحریروں اور تقریروں میں خواہ وہ کسی ہی موضوع پر ہوں۔ مسلمان حکام کو کوسنا ایک اہم مذہبی فریضہ خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ صدیوں پہلے گذر چکے لوگوں کو جھوٹے اور بے بنیاد الزام لگا کر کوسنا سوائے دلوں میں کشیدگی اور منافرت پیدا کرنے کے اور کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اب تک ہمارے ملک میں جس قدر بھی کشیدگی پیدا ہوئی۔ اور جتنا بھی کشت و خون ہوا۔ اس میں بہت بڑا دخل اس قسم کے جھوٹے اور بے بنیاد پروپیگنڈے کا تھا۔

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے نصف صدی قبل برادران وطن کو اس زہریلے پروپیگنڈے کے نقصان سے آگاہ کرنے کے لئے نہائیت محبت بھرے الفاظ میں فرمایا تھا کہ:۔

"ہر ایک فریق کے نیک دل اور شریف آدمی کو چاہیئے کہ وہ خود غرض بادشاہوں اور راجاؤں کے قصوں کو درمیان میں لا کر خواہ مخواہ اُن کے بیجا کینوں سے جو محض نفسانی اغراض پر مشتمل تھے آپ حصہ نہ لے۔ وہ ایک قوم تھی جو گذر گئی۔ اُن کے اعمال اُن کے لئے اور ہمارے اعمال ہمارے لئے ہمیں چاہیئے کہ اپنی کھیتی میں اُن کے کانٹوں کو نہ بوئیں اور اپنے دلوں کو محض اس وجہ سے خراب نہ کریں۔ کہ ہم سے پہلے بعض ہماری قوم میں سے ایسا کر چکے ہیں"

(ست بچن صفحہ ۱۱۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ مشورہ بحید مفید اور امن پسندانہ تھا۔ اگر اس پر عمل کیا جاتا تو آج ہماری حالت اور ہی ہوتی مگر افسوس کہ سکھوں نے اسے قبول نہ کیا۔ اور اپنے زہریلے اور جوشیلے پراپیگنڈے میں مصروف رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پنجاب کی زمین خون سے رنگی گئی۔ اور سکھ لوگ مسلمانوں کو ختم کرتے کرتے خود ہندو اکثریت کے سمندر میں ہمیشہ کے لئے غرق ہو گئے حالانکہ خود سکھوں کی مقدس کتاب سری گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہی مرقوم تھا کہ ایک دوسرے کی عیب جینی غیر مفید اور نقصان رساں ہیں۔ اس لئے عیب جینی کی بجائے ایک دوسرے کی خوبیاں تلاش کی جائیں۔ اور ان خوبیوں پر باہمی اتحاد اور صلح کی بنیاد رکھی جائے۔ جیسا کہ مرقوم ہے

سانجھ کریجے گناں کیری چھوڑ اوگن چلیئے
جھتے جائیے بہیئے بھلا کہیے جھول امرت پیجئے

(راگ سوہی محلہ ۱ صفحہ ۷۶۶)

یعنی خوبیوں اور اچھی باتوں کی بنا پر دوسروں سے اتحاد اور صلح کی جائے۔ اور ایک دوسرے کے عیوب نظر انداز کر دیئے جائیں۔ نیز جہاں بھی جاؤ۔ اچھی باتوں کی اشاعت کرو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تم جھولیاں بھر بھر کر آب حیات حاصل کرو گے۔

گیانی پرتاپ سنگھ نے مسلمان بادشاہوں پر گورو ارجن کا قتل۔ گورو تیغ بہادر کا قتل اور گورو گوبند سنگھ کے بچوں کا سرہند میں زندہ دیوار میں چنوا یا جانا وغیرہ الزامات لگائے ہیں۔ ہم اس وقت ان الزامات کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتے۔ بلکہ اس قدر ہی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ان الزامات کی تاریخی حیثیت کچھ بھی نہیں قدیمی سکھ لٹریچر گیانی صاحب کے ان جملہ الزامات کی بین الفاظ میں تردید کر رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ الزامات مسلمان بادشاہوں کو بدنام کرنے کی غرض سے بعد میں سکھ کتب کا حصہ بنائے گئے ہیں۔ خود گیانی صاحب موصوف کو بھی مسلّم ہے کہ:۔

"انگریزوں کی یہ سیاسی چال رہی ہے۔ کہ ہندوستانی بادشاہوں اور راجاؤں کی لڑائیوں کو بُری شکل میں پیش کیا جائے تاکہ لوگ ان سے نفرت کریں۔ اور انگریزی حکومت کو اچھا خیال کریں"

(ترجمہ از اتہاسک لیکچر صفحہ ۳۱۶)

پس جب گیانی صاحب کو اس حقیقت کا اقرار ہے۔ کہ انگریزوں نے ہندوستانی بادشاہوں اور لڑائیوں کو بُری شکل میں پیش کرنا اپنی سیاست کا ایک ضروری حصہ قرار دیا ہوا تھا تو آج ان بری باتوں کا سہارا لیکر ان کا مسلمان بادشاہوں کو کوسنا کیونکر درست ہو سکتا ہے۔

مسلمانوں نے اس ملک میں ایک ہزار سال کے قریب کامیاب حکومت کی ہے۔ اگر اتنے لمبے عرصہ میں کسی حکمران نے کسی پر کوئی سختی بھی کی ہو۔ تو اس سختی سے دنیا کی کوئی بھی حکمران قوم خالی نہیں۔ جو سکھ حکومت کے زمانہ میں سکھوں اور غیر سکھوں سے جو برتاؤ ہوا ہے۔ اس پہ انسانیت خون کے آنسو بہا رہی ہے۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان گیانی لال سنگھ نے لکھا ہے:۔

"کہا جاتا ہے کہ رنجیت سنگھ نے پنجاب فتح کیا مگر پنجاب پہلے ہی سکھوں کے قبضہ میں تھا مہاراجہ رنجیت سنگھ نے بے شک کچھ علاقہ بڑھایا۔ لیکن بہت سا علاقہ سکھوں سے ہی چھین کر ہضم کیا؟"

(ترجمہ از خالصہ دربار صفحہ ۱۸۲)

ایک اور سکھ ودوان نے لکھا ہے۔

"سکھ حکومت کے شروع ہونے پر طاقت پھر ایک آدمی کو بڑا بنانے میں صرف ہونی شروع ہو گئی۔ اور لوگوں کی جمہوری حکومت کی جگہ شخصی حکومت نے لے لی۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے سکھ طاقت کو جمع کیا۔ یہ دعوے اکثر لوگ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہی وہ شخص تھا جس نے سکھوں کو جمہوریت سے ہٹا کر دوسروں کی محنت سے اپنی طاقت بڑھائی یعنی سکھ مریادہ۔ سکھ چلن اور گورو گوبند سنگھ کا جمہوری قانون ختم ہو گیا۔ اور سکھ ہر لحاظ سے حیوانوں کی سطح پر آ گئے۔ یہی کمی تھی۔ جس کے باعث مہاراجہ رنجیت سنگھ کی آنکھیں بند ہوتے ہی سکھوں کی خود غرضیوں نے سکھ حکومت کا خاتمہ کر دیا"

(ترجمہ از اخبار فتح سالانہ نمبر ۱۹۴۶ء)

ایک اور سکھ ودوان نے لکھا ہے۔

"خالصہ حکومت کے نشہ میں گورو صاحب کی تعلیم کو بھول گیا۔۔۔۔ خالصہ گورمکھی سے خالی ہونے کے باعث اپنے کرم دھرم کو چھوڑ بیٹھا۔ خالصہ کی فوج نے سر پر کوئی روحانی ڈنڈا نہ دیکھ کر وہ چالیں چلیں۔ کہ جس کے باعث وہ آپس میں الجھ کر رہ گئے۔ ایک نے دوسرے کا حق غصب کرنے کے لئے تلوار اٹھائی۔ آپس کی خانہ جنگی نے پنجاب کے تخت کے لئے انگریزوں کو دعوت دی"

(ترجمہ از گورو ہی کا سکش صفحہ ۸۶)

ایک اور صاحب سنت اندر سنگھ چکرورتی نے بیان کیا ہے۔ کہ سکھ حکومت کے زمانہ میں سکھ فوجوں کا نعرہ یہ ہوتا تھا۔ ست سری اکال

"کٹ مار کیتی تے کھوہ لیا مال"

(ترجمہ از دھارمک اتہاس حصہ اول صفحہ ...)

اس کے برعکس مسلمانوں نے ایک ہزار سال کے قریب لمبے عرصہ میں جس طرز سے حکومت کی ہے۔ اس کی تعریف خود غیر مسلم اور سکھ حضرات نے بھی کی ہے۔ چنانچہ مشہور سکھ ودوان گیانی گیان سنگھ نے مسلمان سلاطین کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

"ہم یہ تو نہیں کہتے کہ کل مسلمان بادشاہوں نے ہندوؤں پر ظلم کیا۔ بہت سے ایسے بھی ہوئے ہیں۔ جو نیک مزاج تھے اور ہندوؤں کے ساتھ عمدہ عمدہ سلوک بھی کرتے رہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو آٹھ نو سو سال کے اندر ہندوؤں کا نام بھی باقی نہ رہتا"

(تواریخ گورو خالصہ اردو صفحہ ۲)

بے شک اس میں کوئی کلام نہیں۔ کہ اگر مسلمان آٹھ نو سو سال کی حکومت میں غیر مسلموں سے مساوی سلوک نہ کرتے اور ہندوؤں کو ہر قسم کی مذہبی اور معاشرتی آزادی نہ دیتے تو ہندوستان سے ہندوؤں کا نام و نشان بھی مٹ جاتا۔

اس کے علاوہ ایک ہندو ودوان مکند لال بیرسٹر ایٹ لاء رقم فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ جو کہا جاتا ہے۔ کہ اس زمانہ کے مسلمان بادشاہ غیر مہذب اور لٹیرے تھے بالکل جھوٹ ہے۔۔۔۔ ہندوؤں کے آخری زمانہ کے سب سے بڑے مصلح رامانند چیتن کبیر اور نانک جنہوں نے قوم اور مذہب کی کایا پلٹ دی اسی زمانہ میں پیدا ہوئے۔۔۔۔۔ جس حکومت میں ایسے آزاد خیال کی اشاعت ہو۔ اور اس کی تعلیم دینے والے پیدا ہوں اور نئے دور اور مذہب کا ظہور ہو۔ اس اسلامی حکومت کو رعایا کو دکھ دینے والی مذہب کی دشمن غیر مہذب اور جابر کہنا تاریخی واقعات پر پردہ ڈالنا ہے"

(رسالہ سرسوتی الہ آباد)

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اگر مسلمان بادشاہ متعصب ہوتے اور ان کا پروگرام لوگوں کو مجبور کر کے اسلام میں داخل کرتا ہوتا۔ تو بقول گیانی گیان سنگھ آٹھ سو نو سو سال کی حکومت میں ایک بھی غیر مسلم باقی نہ رہتا۔ اور نہ چیتن رامانند ایسے لوگ آزادی سے اپنے خیالات کی اشاعت کر سکتے۔ سکھ حکومت میں مذہبی آزادی کا جو حشر تھا۔ وہ ایک سکھ ودوان سردار شمشیر سنگھ اشوک کی مندرجہ ذیل تحریر سے ظاہر ہے:۔

"شیر پنجاب مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانہ میں عیسائی مشنریوں کو پنجاب میں داخل ہونے کی اجازت نہ تھی"

(ترجمہ از رسالہ نت سپاہی جون ۱۹۴۷ء)

(باقی)

ہماری ترقی اور تبلیغ

ہم ایک اولو العزم نبی اور امور کی جماعت ہیں سیاسی جماعت نہیں۔ اور ہماری کامیابی محض خدا تعالیٰ کے فضل سے وابستہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہمارے اندر روحانیت ہو۔ اور روحانیت کو ترقی دینے کے لئے تبلیغ سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔

(مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کا نواسہ بیمار ہے۔ اور اس کو بخار کے ساتھ بے ہوشی بھی ہو جاتی ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحتِ کاملہ عطا کرے۔ (سید عبد الرشید احمدی)

۲۔ والدہ صاحبہ اور والد صاحب اور ہمشیرہ بخار وغیرہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے احباب دعا کریں۔ (محمد مہاری فاروقی تبسم معرفت جناب فاروقی محمد صادق صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کوٹ غلام محمد صنور ضلع لاہور)

پاکستان کے متعلق ایک ہندوستانی ایڈیٹر کے خیالات

ایک ہندوستانی ایڈیٹر نے برطانیہ جاتے ہوئے پاکستان کا دورہ کر کے اخبار "فری پریس جرنل" (۱۹ ستمبر ۱۹۴۹ء کی اشاعت) کو ایک مضمون بھیجا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے خیال میں پاکستان کے حالات کا ایک غیر جانبدارانہ نقشہ کھینچا ہے . . . .

. . . . باوجودیکہ چند مسائل پر آزادی سے بحث کرنے میں عوام اور پریس نے ان کے ساتھ کچھ تذبذب برتا۔ تاہم اس مضمون کے مندرجہ ذیل اقتباسات میں انہوں نے پاکستان کے عوام اور سرکاری ملازمین کو کافی سراہا ہے۔

"دہلی کے مقابلہ میں زندگی کے حالات یقیناً بہتر ہیں۔ مثال کے طور پر اشیاء صرف قیمتوں پر فروخت ہوتی ہیں جنہیں دہلی میں ارزاں شمار کیا جائے گا۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ کوئی شخص جس کی تنخواہ ۳۵۰ روپے ہو زیادہ لمبا کنبہ نہ رکھتا ہو وہ اس میں آسانی سے گذر سکتا ہے۔

پاکستان میں ضروریات زندگی پر نسبتاً کم خرچ ہونے کی دو وجوہات ہیں۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ پاکستان دوسرے ملکوں سے غلہ درآمد کرنے کا محتاج نہیں ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ حال میں حکومت نے غیر ملکی اشیاء پر درآمدی محصولوں میں کمی کر دی ہے۔

ممکن ہے کہ یہ اقدام اسلئے کیا گیا ہو کہ اشیائے صرف کی قلت دور ہو جائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دو مستعمرات کے درمیان جو شطرنج جیسی چالیں ہو رہی ہیں۔ ان میں سے ایک چال یہ بھی ہو اور اس کا مطلب اس مستعمرہ میں ہندوستانی مال فروخت ہونے کی راہ میں روڑے اٹکانا ہو۔

بہرحال کچھ بھی وجہ ہو۔ کراچی میں اشیائے صرف کی قیمت بہت زیادہ نہیں ہے اور متوسط طبقے کے انسان کی زندگی اس گرفت میں نہیں کستی جس میں آزادی کے بعد اور ۱۹۴۷ء میں کستی تھی۔

سرکاری ملازمین کی اخلاقی حالت

میں نے سرکاری ملازمین کی اخلاقی حالت کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ باوجودیکہ ان کی بدعنوانیوں کے واقعات اتنے ہی کم یا زیادہ ہیں جتنے ہندوستان میں۔ لیکن مجھے معتبر لوگوں نے بتایا کہ اپنے تصور کے مطابق مملکت کی بہبودی کے لئے ان کا انہماک ہندوستان کے سرکاری ملازمین کی بہ نسبت کہیں زیادہ ہے۔ پاکستان کے جملہ سرکاری ملازمین مملکت پاکستان استوار بنانے کے لئے ہر قربانی دینے کو تیار ہیں۔

عام پاکستانی کو اپنی مملکت سے بے پناہ عقیدت ہے اسے دیکھ کر تعجب ہوتا ہے۔ یہ عقیدت ویسی ہی ہے جو ہندوستان میں بھی آزادی سے پہلے تھی۔ لیکن افسوس ہمارے ملک میں دھڑے بندی کے باعث تیزی سے غائب ہوتی جا رہی ہے

ہر پاکستانی اپنے وطن کی خاطر اپنی زندگی اور دنیا سب کچھ قربان کر سکتا ہے۔ ہمارے پاکستانی بھائیوں کی ذہنی نشوونما میں ہمشہ سے آمریت کا عنصر پایا جاتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ آئندہ سالوں میں وہ پاکستان کو دنیا کی سب سے طاقتور اسلامی مملکت بنانے کی جان توڑ کوشش کریں گے اور مسٹر جناح کی اس تمنا کو پورا کریں گے۔ جو ان کے دل میں برسوں سے تھی۔

ان کے لئے ہر سہولت موجود ہے۔ ان کے یہاں کثیر مقدار میں غذا موجود ہے اور فوجی نقطہ نظر سے ان کی ملک کی جائے وقوع نہایت قابل رشک ہے اور سب سے زیادہ تو یہ کہ وہ اسکا سو فیصدی بھروسہ کر سکتے ہیں کہ ہنگامی وقت میں ان کی قوم ضبط و انضباط قائم رکھ سکتی ہے۔

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیزم محمد سلیم عرصہ سے بیمار ہے احباب عزیزم کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمادیں۔ (محمد سعید احمد از کراچی)

صداقت حضرت مسیح موعود کی ایک عقلی دلیل

از محمد علی صاحب فیروزپوری

حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ ماموریت دو حال سے خالی نہیں تھا یا تو آپ اس میں سچے تھے یا پھر نعوذ باللہ آپ جھوٹے تھے۔ اگر سچے تھے پھر تو قصہ ختم کوئی جھگڑے کی بات ہی نہیں اگر آپ معاذ اللہ جھوٹے تھے تو پھر سوچنا چاہیئے کہ آپ نے یہ جھوٹ کیوں بولا۔ اس سے آپ کی کیا غرض تھی۔ کیونکہ جھوٹ بلا وجہ اور بلا سبب تو بولا ہی نہیں جا سکتا۔ ہر شخص جو جھوٹ بولتا ہے تو یقیناً اس میں کوئی نہ کوئی مخفی غرض ضرور ہوتی ہے۔ اسلیئے ضروری ہے کہ آپ نے بھی جو اتنا بڑا جھوٹ خدا کی ذات پر نعوذ باللہ بولا ہے اس میں بھی آپ کی کوئی نہ کوئی مخفی غرض ہو اور یہ غرض دو ہی ہو سکتی ہیں یا تو آپ نے محض دنیا کی عزت اور شہرت حاصل کرنے کے لئے بولا ہے یا پھر اس سے آپ کی غرض دنیا کا مال و زر حاصل کرنا ہو گی۔ بہرحال اس سے آپ کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہو گا۔

اگر دنیا کی عزت اور شہرت حاصل کرنا ہی آپ کا مقصد تھا یہ تو آپ کو قبل از دعوےٰ ماموریت ہی حاصل تھا۔ کون نہیں جانتا کہ آپ ہندوستان میں ایک نہایت معزز اور شریف خاندان سے تعلق رکھتے تھے دربار سرکار انگریزی میں آپ کا خاندان . . . . ایک ممتاز حیثیت رکھتا تھا۔ دینی لحاظ سے بھی آپ اپنے وطن میں ایک خدا رسیدہ اور بزرگ ترین ہستی سمجھے جاتے تھے ہزارہا لوگ آپ کی قبولیت دعا کے قائل تھے۔ پس جب کہ یہ ہر دو دینی اور دنیوی اغراض آپ کو قبل از دعوےٰ ہی حاصل تھیں تو مزید اسکے لئے اتنا بڑا جھوٹ آپ کو بولنے کی کیا ضرورت تھی۔ رہا یہ کہ آپ نے طلب زر کے لئے جھوٹ اختیار کیا ہو گا۔ سو یاد رہے کہ طلب زر کوئی ایسا تر نوالہ نہیں جو آسانی کے ساتھ حلق کے اندر گزر جائے۔ اس کے لئے جو لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ وہ دنیا میں کسی قسم کا بگاڑ نہیں پیدا کیا کرتے بلکہ وہ ہر رنگ ہر طریق سے اپنے اہل وطن کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کوئی قدم ایسا نہیں اٹھاتے جو کسی مذہب یا کسی فرقہ کے خلاف ہو۔ اسکی ہزاروں مثالیں اس دنیا میں موجود ہیں جس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ مگر جیسا کہ ہمارے مسلمان بھائیوں کو علم ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے جو کچھ کیا وہ بالکل اسکے برعکس ہے مسلمانوں کے تمام فرقے مدت مدید سے یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ آنے والا موعود مسلمانوں کی ہدایت کے لئے آسمان سے آئے گا۔ حضرت مہدی کافروں سے جنگ کریں گے حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ وغیرہ وغیرہ

حضرت مرزا صاحب نے ان تمام عقائد کی نہ صرف تردید ہی نہیں کی بلکہ اسبات کا اعلان فرمایا کہ کوئی مسیح آسمان پر نہیں گیا جس شخص نے آنا تھا وہ میں ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے تمام دنیا کی اصلاح کے لئے نبی کر کے بھیجا ہے۔ عیسائیوں کے لئے میں مسیح ہوں۔ مسلمانوں کے لئے میں مہدی ہوں ہندوؤں کے لئے میں کرشن ہوں سکھوں کے لئے میں کلکی اوتار ہوں۔ آپ کے اس اعلان کے بعد ملک میں جو آپ کے خلاف مخالفت کے طوفان اٹھے ـــــــ آندھیاں چلیں آپ کے قتل و غارت کے منصوبے کئے گئے وہ ظاہر ہیں۔ اسکے ثبوت کے لئے اخبار زمیندار کا ریکارڈ کافی ہے۔ پس یہ ہر دو اغراض آپ کے دعوےٰ ماموریت کی اصل غرض عقلاً ثابت نہیں ہوتی۔ آپ کا دعوےٰ برحق تھا آپ نے وہی کچھ کیا جو اللہ تعالےٰ کا آپ کو حکم تھا۔ دنیا کی مخالفت کی قطعاً پرواہ نہیں کی۔

آپ کے دعوےٰ ماموریت کی صداقت کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی تھا۔ کہ آپ نے ابتدائے دعوےٰ ہزاروں روپیہ اپنی جیب خاص سے خرچ کر کے دنیا کے بڑے بڑے لوگوں کو دعوت اسلام دی۔ اور اسکے لئے ہزاروں قسم کے اشتہارات طبع کر کے تمام دنیا تک پہنچائے گئے کیا کبھی کسی دنیا طلب انسان کو بھی ایسا کرتے دیکھا ہے جو آپ کی طرح اپنی پیدا کردہ دولت کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں اس طرح خرچ کرتا ہے۔ اس کی تو اللہ تعالےٰ کی راہ میں ایک پیسہ خرچ کرتے ہوئے روح قفس عنصری سے پرواز کر جائے گی۔ کیونکہ اس کا مقصد دنیا کی اصلاح نہیں ہوتا۔ بلکہ حصول زر ہوتا ہے۔ وہ جس طرح حاصل ہو اسکے مطابق وہ کوشش کرے گا۔

خاکسار محمد علی فیروزپوری حال لاہور چھاؤنی

غلام احمد پارک

80

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۱۶۹: میں محمد عبد اللہ ولد شاہ ولی صاحب عمر ۴۴ سال ساکن وھول گڑھا ڈاکخانہ ساہیوال ضلع پونچھ ربوہ گرگودہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ ست ۔ بیگھہ زمین مزارعہ قیمتی ۔/۱۴۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن ماہوار آمد پر بھی میرا گذارہ ہے۔ جو اس وقت مع الاؤنس ۸/۷۱ اکہتر روپے آٹھ آنے ہے۔ میں تاز یست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھی جائے گی۔

العبد:۔ محمد عبد اللہ۔ گواہ شد:۔ حافظ ابوذر دیہاتی مبلغ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۱۷۰: میں محمد شہاب الدین ثاقب ولد شمس الدین صاحب عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن دار السلام ۱۵ نیو ٹیگر روڈ ڈاکخانہ کلکتہ ۱۵ شہر کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹/۷/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے۔ ماہوار تنخواہ مبلغ ستر روپے کے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس طرح جو جائداد پیدا کروں یا تنخواہ میں اضافہ ہو۔ اس پر بھی یہ شرح یعنی دسویں حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ شہاب الدین ثاقب۔

گواہ شد:۔ حافظ محمد عبد السمیع مبلغ سلسلہ جسونت بلڈنگ ٹالہ بو

وصیت نمبر ۱۲۱۷۵: میں بشیراں بیگم زوجہ محمود احمد صاحب بشیر جالکے چیمہ سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸/۱۲/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو کہ مبلغ ۔/۳۰۰ روپیہ حق مہر ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ مگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ:۔ بشیراں بیگم موصیہ گواہ شد:۔ محمود احمد بشیر موصی۔ گواہ شد:۔ ..... صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۱۷۶: میں محمود احمد بشیر ولد چوہدری عبد الواحد صاحب عمر ۲۴ سال جالکے چیمہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸/۱۲/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی موجودہ جائداد نہیں ہے۔ کیونکہ میرا گذارہ صرف تنخواہ ماہوار ۔/۹۰ روپے پر ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ M. A. Bashir N.C
No 7971393 Records
R.P.E.C. Sialkot cantt

گواہ شد:۔ صوفی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد:۔ مولوی عنایت اللہ صاحب

وصیت نمبر ۱۲۱۷۷: میں بشیر احمد باجوہ ولد چوہدری غلام قادر صاحب پیشہ زمیندار عمر ۳۰ سال کھکھانوالی ڈاکخانہ نمپلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸/۱۲/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ ایک مربع یعنی ۲۵۔ ایکڑ زمین چک ۲۲۳/۹۰R تحصیل فورٹ عباس ریاست بہاولپور۔ امرلہ زمین سکنیٰ قادیان محلہ دار الشکر غربی جو سرکاری کاغذات میں بنام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ہے مجھے صرف فارم فروخت دار الصنی ملا ہوا ہے۔

۱/۴ اگھماؤں زمین جدی جائداد موضع کھکھانوالی ہے ۔/۳۰۰ صد روپے کی زمین گروی ہوئی ہے۔ جو میاں گیر یا میں ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی

العبد:۔ بشیر احمد باجوہ۔ گواہ شد:۔ مولوی محمد احمد مبلغ گواہ شد:۔ علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۱۷۸: میں خورشید بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب کھکھانوالی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸/۱۱/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت ۔/۱۰۰ روپیہ حق مہر ہے۔ ۔/۳۵۰ روپے اپنے زیورات کی صورت میں ہے۔ ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔

اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو اس قدر رقم اس کی قیمت سے منہا کردی جائے گی۔

الامتہ:۔ خورشید بیگم موصیہ
گواہ شد:۔ بشیر احمد باجوہ
گواہ شد:۔ صوفی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۲۱۸۰: میں سعیدہ بیگم زوجہ خان عبد المجید صاحب قوم شیخ قریشی عمر ۲۵ سال کوئٹہ بلوچستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹/۷/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۔/۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیورات کی تعیین حسب ذیل ہے

گلوبند طلائی	۵ تولے	قیمتی	۔/۵۰۰ روپیہ
چوڑیاں	۴ تولے	"	۔/۴۰۰ روپے
نفیسی	۳ تولے	"	۔/۳۰۰ "
کلپ طلائی	۱	"	۔/۱۰۰ "
کانٹے	۱	"	۔/۱۰۰ "

سنگر مشین ایک عدد قیمتی ۔/۱۷۵ جملہ حق مہر ۔/۱۷۵۰ روپیہ مذکورہ بالا رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور رقم اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامتہ:۔ مسماۃ سعیدہ بیگم ہیڈ ماسٹر سکول کوئٹہ چھاؤنی۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ عبد الحمید خان صاحب

وصیت نمبر ۱۲۱۸۴: میں عبد الرحمٰن ولد محمد دین پیشہ زمینداری عمر ۹۲ سال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹/۷/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی مستقل جائداد نہیں ہے آمد ماہوار اندازاً ۔/۲۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد قادیان میں تھی۔ جس سے مجھے بے دخل کردیا گیا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ عبد الرحمٰن قادیانی حال چک ۸۴ ج۔ب۔ سرشمیر روڈ ضلع لائلپور۔

گواہ شد:۔ عبد الحمید آصف کارکن دفتر وصیت

گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ احمد دوکاندار ظفروال ضلع سیالکوٹ

وصیت نمبر ۱۲۱۸۵: میں سلیمہ بیگم زوجہ عبد الرحمٰن صاحب قوم ارائیں عمر ۳۳ سال چک ۸۴ سرشمیر روڈ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹/۷/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ انام طلائی وزنی ایک تولہ۔ لونگ ۴ ماشہ۔ سرور یاں نقرئی ۶ تولہ۔ بند نقرئی ۶ تولہ ٹھپیاں نقرئی ۲۰ تولہ حق مہر ۔/۳۰۰ روپیہ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد ہوگی۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

الامتہ:۔ سلیمہ بیگم۔ گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن خاوند موصیہ حال چک ۸۴ ج۔ب۔ سرشمیر روڈ

گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ دوکاندار ظفروال ضلع سیالکوٹ

وصیت نمبر ۹۶۳۲: میں حاکم دین ولد میاں محمد الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ دوکانداری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن داتہ زید کا ڈاکخانہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۶/۸/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ قیمت ملبہ مکان صرف پچاس ۔/۵۰ روپیہ ہے۔

قیمت کپڑے مبلغ ۔/۵۰ پچاس روپے۔ امانت جائداد ملکیت صد روپیہ ۔/۱۰۰ قادیان میں ہے۔ کل مبلغ ۔/۲۰۰ دو صد روپیہ کی جائداد ہے۔ اس کے علاوہ مجھے سالانہ مبلغ ۔/۱۰۰ سو روپے کی آمد ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ سالانہ مزدوری کی کمی و بیشی کے بارے میں اطلاع دیتا رہوں گا۔

العبد:۔ حاکم دین داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ
گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ ولد نظام دین۔
گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

درخواست دعا:۔ میرا بھائی عبد اللہ خان ایک ماہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت درد دل سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار بشیر احمد جمعدار پولیس گمٹی بازار لاہور)

درخواست دعا:۔ میری بیوی چند دنوں سے دل کے دورہ بخار کی وجہ سے بیمار ہے احباب کرام ان کی صحت کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (دوزیر محمد ایجنٹ الفضل)

پاکستان کو صنعتی ملک بنانے کے لئے روپیہ کی قیمت برقرار رکھی گئی ہے

اخبار لندن ٹائمز کا تبصرہ

لندن ۲۲ ستمبر۔ لندن "ٹائمز" کے شہری نامہ نگار نے آج اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ حکومت پاکستان نے روپیہ کی قیمت نہ گھٹانے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اسکی بڑی وجہ غالباً پاکستان کے ملک کو صنعتی بنانے کا پروگرام ہے۔ جس کے سلسلہ میں آنے والے عرصے میں ڈالر کے علاقے سے بڑی تعداد میں مشینوں کی درآمد جاری رہے گی۔ شہری نامہ نگار نے لکھا ہے کہ ظاہر ہے کہ روپیہ کی موجودہ قیمت کو قائم رکھ کر اس کو ڈالر کے علاقے سے سامان سستا ملے گا۔ جو اگر وہ قیمت گھٹا دی جاتی تو نہ ملسکتا۔ خاص طور پر اگر پاکستان کو امید ہے کہ وہ اپنی برآمد جو زیادہ تر جوٹ اور روئی پر مبنی ہے قائم رکھ سکے گا۔

لیکن روپیہ کی پوری ڈالری قیمت رکھنے کے فیصلے کے نتیجے میں پاکستان کو کچھ کم پریشان کن مسائل کا سامنا کرنا ہوگا اور ابھی یہ دیکھنا ہے کہ آیا وہ ان پر کامیابی کے ساتھ قابو پا سکتا ہے یا نہیں۔ (اسٹار)

عراق میں مراکش کے طلبار

بغداد ۲۳ ستمبر۔ عراق کی وزارت تعلیم نے عراق کے تعلیمی اداروں میں مراکش کے کچھ طلباء داخل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

یہ بھی توقع ہے کہ وزارت عنقریب ہی لبنان کے کچھ پروفیسروں کو عراق میں ملازم رکھے گی۔

(اسٹار)

امریکہ میں فلسطینی عرب طالبعلم

لندن ۲۲ ستمبر۔ واشنگٹن میں ایک فلسطینی عرب طالبعلم نے اخبار "ٹائمز" میں شائع شدہ ایک خط میں تحریر کیا ہے کہ امریکہ میں اب بھی ۲۰۰ فلسطینی عرب طالبعلم ہیں جو انتداب ختم ہونے سے قبل وہاں گئے تھے اور جن کے رشتہ داروں نے انہیں روپیہ دیا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ اکثر طالبعلموں کو اپنے خاندانوں کے متعلق کوئی اطلاع نہیں ملی ہے اور جنگ فلسطین کے دوران میں اپنے گھروں سے بھاگنے کے بعد انہوں نے کوئی رقم بھی روانہ نہیں کی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ یہ طلباء بہت خستہ حال ہیں اور انہوں نے برطانوی حکومت سے امداد کرنے کی درخواست کی ہے۔ (اسٹار)

—— بغداد ۲۳ ستمبر۔ بغداد میں پاکستان کے سفارتی دفتر نے عراق کی وزارت تعلیم کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں یہ تجویز کی ہے کہ وہ دو تعلیمی مشن پاکستان روانہ کرے ایک اسلامی شریعت کا مطالعہ کرنے کے لئے۔ اور دوسرا عربی زبان کے مطالعہ کے لئے (اسٹار)

فرانسیسی تجارتی وفد ۲۳ ستمبر کو کراچی پہنچ رہا ہے

کراچی ۲۲ ستمبر۔ حکومت فرانس کا تجارتی وفد پاکستان کے ساتھ تجارتی معاہدہ کی گفت و شنید کرنے کے لئے ۲۳ ستمبر ۱۹۴۹ء کو بذریعہ ہوائی جہاز کراچی آ رہا ہے۔

فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور میں داخلہ

کراچی ۲۲ ستمبر۔ کراچی کے مرکزی زیر انتظام علاقہ کی جو طالبات، فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور برائے خواتین میں داخل ہونا چاہتی ہیں، انہیں مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ فوراً ایڈمنسٹریٹر کراچی کے پاس درخواستیں بھیجدیں۔ درخواستوں میں اپنے پتے عمر اور تعلیمی استعداد کی تمام تفصیلات درج ہونی چاہئیں کالج ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو کھلے گا۔ اور صرف وہی طالبات اس میں داخل ہو سکیں گی۔ جنہوں نے انٹرمیڈیٹ (سائنس) امتحان پاس کر لیا ہے پہلے سال کے لئے تعلیم کی فیس ۲۶۰ روپیہ ہوگی

مشرقی افریقہ کا دفاع

نیروبی ۲۲ ستمبر کینیا۔ ٹینگانیکا یوگنڈا اور زنزیبار کے دفاع میں اشتراک عمل پیدا کرنے کا ذمہ دار مشرقی افریقہ کا ہائی کمشن آئندہ سال دفاعی سیکرٹری کا ایک نیا عہدہ قائم کرایا ہے۔ اس کا مسودہ آئندہ ہفتہ مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں منظور کر دیا جائے گا

اس تقرری سے مشرقی افریقہ کے دفاع کی بڑھتی ہوئی اہمیت کا اظہار ہوتا ہے (اسٹار)

بغداد میں جمیعۃ اخوت کا قیام

کراچی ۲۲ ستمبر۔ بغداد میں جمیعۃ اخوت نامی ایک نیا مذہبی ادارہ قائم ہوا ہے جس کا مقصد مسلمانوں کو متحد کرنا اور اسلامی اصول اخوت کی تشہیر کرنا ہے۔ سید امجد الزہوی جو کراچی میں منعقدہ موتمر عالم اسلامی میں عراقی نمائندہ تھے اور ایک ممتاز عالم ہیں۔ اس ادارہ کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔ سید عاصم الجیلانی نقیب الاشرف سجادہ نشین ~~

~~ شیخ عبدالقادر جیلانی اور سید محمد محمود الصواف علی الترتیب نائب صدر اور سکرٹری منتخب ہوئے یہ جمیعۃ موتمر عالم اسلامی کی ایما سے قائم ہوئی ہے۔ جس نے عراق میں موتمر کی شاخ قائم کرنے کے لئے سید امجد الزہوی کو مقرر کیا تھا۔ تاکہ موتمر کے اصولوں اور مقاصد کی اشاعت ہو سکے۔

۱۹۵۶ء میں مشرق وسطی کی تیل کی پیداوار ۱۵ کروڑ ٹن ہوگی

لندن ۲۲ ستمبر۔ اخبار "ایوننگ اسٹینڈرڈ" نے اس خیال کا اظہار کرتے ہوئے کہ ۱۹۵۶ء میں مشرق وسطی کی پیداوار پندرہ کروڑ ٹن ہوگی۔ لکھا ہے کہ برطانیہ کے لئے اس کے معنی "ڈالر اور قرقہ" ہوں گے۔ اخبار کے مقالہ افتتاحیہ میں متنبہ کیا گیا ہے کہ تیل کو ڈالروں میں تبدیل کرنے کے لئے دلیرانہ سیاست دانی کی ضرورت ہے۔ اور زور دیا گیا ہے کہ برطانیہ تیل کے ان ماہرین کو جو اس وقت واشنگٹن میں تیل کے لئے نئے معاہدے کر رہے ہیں۔ بتا دے کہ اگر امریکی کمپنیوں نے اپنے پمپوں سے اسٹرلنگ تیل کو اسٹرلنگ علاقہ میں فروخت نہ کیا تو برطانوی کمپنیوں کو ان کا مقابلہ کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ (اسٹار)

کراچی کے ہوائی مستقر پر روشنی کرنے کے طریقہ کا افتتاح

"روشنی کے اس جدید ترین طریقے اور ریڈیو کی اعانت کی بدولت کراچی کے ہوائی مستقر کا شمار دنیا کے ان محفوظ ترین ہوائی مستقروں میں ہونے لگے گا جہاں ہر قسم کے موسمی حالات میں جہاز اتر سکتے ہیں" یہ ہیں وہ الفاظ جو ڈائرکٹر جنرل شہری پرواز، مسٹر مورس بنکس نے ۱۹ ستمبر ۱۹۴۹ء کو کراچی کے ہوائی مستقر میں روشنی کے نئے طریقے کے افتتاح کے موقع پر ایک تقریر کے دوران میں کہے۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے موصوف نے کہا کہ سب سے پہلے انگلستان کی جنرل الیکٹرک کمپنی نے مسٹر کالورٹ کی اس ایجاد کو عملی جامہ پہنایا۔ آنے والے طیاروں کی رہنمائی کرنے کا یہ ایک جدید ترین طریقہ ہے۔ جو دنیا کے صرف چھ ہوائی مستقروں میں مستعمل ہے۔ کراچی ایشیا کی پہلی اور دنیا کی ساتویں جگہ ہے جہاں اس طریقے کو بروئے کار لایا گیا ہے۔ روشنی کے نئے طریقے کی تفصیلات پر روشنی ڈالتے ہوئے موصوف نے بتایا کہ یہ طریقہ غیر معمولی موسمی حالات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ آنے والے طیارے کو ریڈیو کی مدد سے ہوائی مستقر پر لایا جاتا ہے اور جب طیارہ نیچے اترنے لگتا ہے تو پائیلٹ کو روشنی کے کچھ کھمبے نظر آنے لگتے ہیں جو اسے پرواز گاہ تک پہنچنے میں مدد دیتے ہیں۔ جب طیارہ آخری کھمبے سے گزر کر سبز روشنی میں پہنچتا ہے۔ تو پائیلٹ کو معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ اس وقت پرواز گاہ پر اتر رہا ہے۔ لہذا وہ طیارہ کو نہایت احتیاط سے پرواز گاہ پر اتار دیتا ہے۔

اینگلو ایرانین آئل کمپنی پر شرح تبادلہ میں کمی کا اثر

لندن۔ ۲۲ ستمبر "نیوز کرانیکل" کے شہری نامہ نگار کا کہنا ہے کہ شرح تبادلہ میں کمی کا زبردست اثر اینگلو ایرانین آئل کمپنی پر پڑ رہا ہے۔ کیونکہ اگر ایران نے ایرانی کی قیمت اسٹرلنگ کی قیمت کے برابر رکھی۔ تو اسکے اخراجات کم از کم ایک کروڑ پونڈ سالانہ بڑھ جائیں گے۔ اس میں نصف سے زیادہ اخراجات مشرق وسطی میں ساٹھ سے ستر ہزار ملازمین کی تنخواہوں کے ہوں گے اور مزید پینتالیس لاکھ ایرانی حکومت کے ساتھ معاوضے کی بدولت شامل کرنا ہوں گے (اسٹار)

شام ولبنان میں مذاکرات ملتوی

دمشق۔ ۲۲ ستمبر۔ وہ اجلاس جو شام ولبنان کے مندوبین کے درمیان مالی اور معاشی امور پر گفتگو کرنے اور ایک مشترکہ معاشی منصوبہ تیار کرنے کے لئے ہونے والا تھا۔ اب ملتوی ہو گیا ہے اس التواء کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ لبنان کی کابینہ میں بحران کی اطلاع ملی ہے اور حکومت شام انتخابات کی تیاریوں میں مشغول ہے۔ (اسٹار)

* تعمیرات کا قلمدان وزارت دیا گیا۔

شام میں پیٹرول کی تلاش

دمشق ۲۲ ستمبر۔ شام کی پیٹرولیم کمپنی نے صوبہ دجلہ کے شمال میں پیٹرول کی تلاش شروع کر دی ہے اور اطلاعات مظہر ہیں کہ وہ نتائج کے متعلق پر امید ہیں۔ انہوں نے وہاں اپنے ملازموں کے لئے مکانات بنانا شروع کر دیئے ہیں (اسٹار)

ترکی میں لام بندی؟

دمشق ۲۲ ستمبر۔ ترکی اور شام کی سرحد سے یہاں موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ترکی اپنی فوجوں کو اس طریقہ سے جمع کر رہا ہے جو عام لام بندی سے مشابہ ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ۴۵ سال تک کے تمام مردوں کو بلایا جا رہا ہے۔

ان سرگرمیوں کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ترکی نے یوگوسلاویا اور ایران کے خلاف روس کی دھمکی دینے کی کوششوں کو ناکام بنانے کا عزم کر رکھا ہے اور وہ ان جارحانہ سرگرمیوں کے سامنے مضبوطی سے قائم رہنا چاہتا ہے جو روس کی آلہ کار حکومتیں بلقان میں کر رہی ہیں۔ (اسٹار)

ڈاکٹر ملک نے وزارت کا چارج لے لیا

کراچی ۲۲ ستمبر۔ آنریبل ڈاکٹر اے ایم ملک نے آج حکومت پاکستان کے وزیر کی حیثیت سے اپنا عہدہ سنبھال لیا ہے۔ موصوف کو صحت اور *